Majallah Tahqiq
Research Journal of the
Faculty of Oriental Learning
Vol: 39, Sr.No.111, 2018 pp 31 - 36

مجلۂ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۹، اپریل۔جون ۲۰۱۸ء، شمارہ ۱۱۱

”بشنو“۔ ایک تجزیاتی مطالعہ
مولانا رومی۔ حکایتِ نے اور کافی ٹیبل

☆ڈاکٹر محمد خاں اشرف

Abstract:
Maulana Rome has always been a beacon of enlightenment and poetic excellence for the generations of scholars, poets and sufis in the Muslim world. However due to the current extremism prevalent in the world, his message present oneness of humanity, tolerance and brotherhood has become even more relevant for the entire world. Now he has become a household word for even the elite ruling classes. One instance of this is the book under review named "Beshnoo" written by Dr. Aziz Ali Anjum. This is a coffee table book with lots of pictures, illustrations and drawings pertaining to Maulana Rome, Shams Tabraiz and Masnavi Maanvi. The book is in three languages English, Urdu and Persian. In this article Dr. Muhammad Khan Ashraf reviews the book and analyses its major contributions.

کسی بھی شاعر و فنکار کی عظمت کا ایک آخری ثبوت یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف خواص میں معروف و مقبول ہو بلکہ عام عوام میں بھی بہت تعظیم اور احترام رکھتا ہو اور آخری طور پر جب وہ تمام عالم میں یکساں طور پر معروف و مقبول ہونے کے ساتھ ایک راہنما اور روشنی کے مینار کی حیثیت اختیار کرے تو وہ انسانی عظمت اور بڑائی کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچ چکا ہوتا ہے۔ مذہبی رہنماؤں، عظیم مدبروں اور مفکرین کو ان کے عملی اور علمی کارناموں سے یہ مقام ملتا ہے لیکن عظیم شعرا یہ مقام اپنے کلام و پیام کے خلوص، عظمت اور آفاقیت کے باعث

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی لاہور کینٹ

حاصل کرتے ہیں۔ بلاشبہ مولانا روم یہی مقام رکھتے ہیں۔ مشرق میں تو ان کی عظمت کو ہمیشہ ہی سے تسلیم کیا جاتا رہا ہے اور اقبال جیسے فلسفی اور شاعر ان کو اپنے ''مرشد'' اور راہنما کے طور پر یاد کرتے ہیں لیکن اب مغرب میں بھی وسیع پیمانے پر اس کو تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ یہاں تک کہ اب ان کے کلام، ان کی تعلیمات اور ان کے خیالات کو بین الاقوامی اہمیت اور شناخت حاصل ہو چکی ہے۔

اس کا تازہ ترین ثبوت ڈاکٹر عزیز علی انجم کی کتاب ''بشنو'' ہے(۱) جس کا ثانوی عنوان انھوں نے ''سن ذرا'' رکھا ہے جو کہ ''بشنو'' کا ''آزاد اردو ترجمہ'' ہے۔ یہ کتاب دراصل مولانا رومی اور ان کی مثنوی کے تعارف پر مشتمل ہے(۲) جو کوئی اتنی نئی بات نہیں۔ مثنوی معنوی صدیوں سے لوگوں کے ذوق اور شوق کا مرکز رہی ہے لیکن اس کتاب کی اہمیت اس بات میں مضمر ہے کہ یہ بیک وقت ''اردو خواں'' اور ''انگریزی داں'' قارئین کے لیے ہے۔ علاوہ ازیں یہ ''کافی ٹیبل'' کتاب کی خصوصیت پر پورا اترتی ہے۔ اس کو نہایت ہی عمدہ طریق سے اعلیٰ ترین آرٹ پیپر پر شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا متن تین زبانوں پر مشتمل ہے اردو، انگریزی اور فارسی اور ہر صفحے پر فارسی متن دے کر اس کا اردو اور انگریزی ترجمہ آمنے سامنے دیا گیا ہے لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کتاب کو مولانا روم اور ان کی زندگی، تعلیمات، ان کے مرشد شمس تبریز، دیوانِ شمس تبریز اور مثنوی معنوی سے متعلق نہایت ہی اعلیٰ درجے کی تصاویر، پینٹنگز اور ڈرائنگز سے مزین کیا گیا ہے۔ یہ تصاویر اس کتاب کا حاوی حصہ ہیں اور ہر صفحہ پر دو یا دو سے زیادہ ہیں۔ یہ تصاویر اس کتاب کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہیں۔ یہ کتاب متمول، باثروت اور مقتدر حلقوں کے ڈرائنگ رومز کی تزئین و آرایش کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ یعنی مولانا روم، ان کے متن اور ان کے موضوعات و تعلیمات اب علمی و ادبی دنیا سے بڑھ کر فیشن کی دنیا میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ کتاب اسی حقیقت کا اظہار ہے اور مصنف و مرتب نے جو خط اس کے ہمراہ رکھا ہے وہ ''ممبرانِ قومی اسمبلی و سینیٹ'' کے نام تحریر کیا ہے(۳) یعنی اب مولانا روم علمی و ادبی اور صوفیا دنیاؤں کے ساتھ ساتھ دنیاوی جاہ و حشم اور شہرت کے حصول کا ذریعہ بن گئے ہیں اور عالمی دانشورانہ فیشن کے منظرنامہ کا بھی حصہ ہو چکے ہیں۔

کتاب کے مصنف/مرتب جناب ڈاکٹر عزیز علی انجم ہیں۔ ان کا تعلق پشاور سے ہے۔ انھوں نے اسلامیہ ہائی سکول، ایڈورڈ کالج اور اسلامیہ کالج پشاور سے تعلیم حاصل کی اور پشاور یونیورسٹی سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ انھوں نے ایڈورڈ کالج اور پی۔اے۔ایف کالج پشاور سے اپنے تدریسی کیریئر کی ابتدا کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے یو۔کے چلے گئے۔ سیسکس یونیورسٹی (Sussex University) سے ڈاکٹریٹ کے بعد انھوں نے وہیں پر اور پھر برونیل یونیورسٹی میں پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلو کے طور پر کام کیا۔ پاکستان آنے کے بعد وہ آغا خان یونیورسٹی اور غلام اسحاق خاں انسٹی ٹیوٹ میں اہم عہدوں پر رہے اور پھر قراقرم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے طور پر کام کیا۔ آج کل وہ نیشنل یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز میں بطور پرو ووسٹ کام کر

رہے ہیں۔

''بشنو'' یعنی ''سن ذرا'' ان کے زندگی بھر کے شوق اور مولا نا روم سے محبت اور دل بستگی کا اظہار ہے ۔انھوں نے مولانا روم کی زندگی اور مثنوی کو ملک کے مقتدر حلقوں میں بطور فیشن پھیلانے کا اہتمام کیا ہے۔ کتاب نہایت خوبصورت انداز میں پیش کی گئی ہے۔ دراصل یہ پڑھنے کی کتاب سے زیادہ کافی ٹیبل (Coffee Table) کتاب کے سٹائل میں ہے جہاں اس کی ظاہری خوبصورتی ،اعلیٰ کاغذ، بہترین انداز کی تصویریں اس طرح سے پیش کی گئی ہیں کہ اس کو ہاتھ میں اٹھا کر پڑھنے کے بجائے کافی ٹیبل پر رکھ کر ورق گردانی سے زیادہ لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔کتاب کے صفحات پر متن سے زیادہ تصاویر اور لے آؤٹ Layout پر توجہ دی گئی ہے۔رومی کے بارے میں آج کل جو کتب پیش کی جا رہی ہیں ان میں یہ اچھا اضافہ ہے اور مرتب نے اس کو سکالرز اور طالب علموں کے لیے نہیں بلکہ مقتدر طبقات ، امرا اور متمول افراد کی تفریح کے لیے پیش کیا ہے۔کتاب کے ساتھ بھیجا گیا مرتب کا خط ممبران قومی اسمبلی وسینیٹ سے اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ اس کتاب کی ''ورق گردانی آپ کو چند لمحوں کے لیے رومی کی محفل میں لے جائے گی ۔'' اور اس سے ''آپ مستفید بھی ہوں گے اور رومی کے بارے میں مزید مطالعے کی تحریک بھی ہوگی۔'' کتاب کی قیمت دو ہزار روپے درج ہے۔

کتاب کے مندرجات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔یہ حصے مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تعارف

۲۔ رومی نامہ

۳۔ مثنوی نامہ

۴۔ نے نامہ

اس کے علاوہ ایک حصہ کتابیات کا ہے جو انگریزی، اردو اور فارسی کتب پر مشتمل ہے (۴) جس کو مندرجات میں ظاہر نہیں کیا گیا۔

کتاب کا ہر صفحہ تین حصوں میں تقسیم ہے اردو متن، انگریزی متن اور فارسی متن ۔اس کے علاوہ ہر صفحہ پر ایک یا ایک سے زیادہ تصاویر ہیں۔حوالہ جات صرف انگریزی متن میں دیے گئے ہیں۔کتاب کا ایک حصہ بلکہ غالب حصہ تصاویر پر مشتمل ہے جو کہ اکثر رومی سے متعلق ڈرائنگ اور پینٹنگز پر مشتمل ہے۔یہ تصاویر اور ان کی چھپائی نہایت اعلیٰ درجے کی ہے اور ''کافی ٹیبل بک'' کی تعریف پر پورا اترتی ہے لیکن فہرست میں یا کہیں بھی ان تصاویر کا اندراج نہیں کیا گیا۔اگر کر دیا جاتا تو قاری کی معلومات میں اضافہ ہوتا۔تصاویر پر کوئی تشریح یا بیان بھی نہیں ہے۔

اسی طرح کتاب کا آغاز مصنف کے لکھے ''ابتدائیہ'' یا Forward سے ہوتا ہے لیکن یہ بھی فہرست

مضامین میں شامل نہیں ہے۔

فصل اول میں مرتب نے ''رومی کون'' کے عنوان کے تحت رومی کا تعارف کرایا ہے لیکن یہ تعارف سے زیادہ رومی کی اہمیت کے بیان پر مشتمل ہے۔اس میں فارسی متن کم ہے اور انگریزی متن زیادہ ہے۔تصاویر اس حصہ کا جزوِ اعظم ہے۔یہ تعارف صفحہ 6 سے 19 کو محیط ہے۔

فصل دوم کا عنوان : ''رومی نامہ'' ہے جو مولانا کی سوانح پر مشتمل ہے۔اس میں مرتب نے مولانا روم کی زندگی کے اہم واقعات کو بیان کیا ہے۔یہ بیان بہت ہی اجمالی ہے۔صرف ان کی زندگی کے اہم حصے بیان کیے گئے ہیں۔خاص کر رومی کا اپنے والد اور خاندان کے ہمراہ سفر، قونیہ آمد، مدرسہ کی تعلیم، پھر شمس تبریز کا آنا اور مولانا کا ان سے متاثر ہونا(۵) لیکن یہ بیان مولانا کی زندگی کے اہم واقعات سے شناسائی کے لیے کافی ہے اور نہایت ہی خوبصورتی سے ان کے روحانی سفر کی واردات کو بیان کرتا ہے جو ان کے مخاطب قارئین کے لیے بہت کافی ہے۔

اسی حصہ میں انھوں نے مولانا کی غزلیات و رباعیات کو بھی شامل کر دیا ہے اور ''دیوانِ شمس تبریز'' کا خوبصورت تعارف دیا ہے۔اس کا مطالعہ رومی کی زندگی اور ان کی تعلیمات اور آثار کو بہت اچھی طرح بیان کرتا ہے۔اسی حصے میں رومی کے بارے میں اقبال، این میری شمل اور دیگر اہم شخصیات کے تاثرات کو بھی بیان کر دیا گیا ہے اور یونیسکو UNESCO کے ''رومی سال'' کا بیان بھی ہے یہ حصہ صفحہ 20 سے صفحہ 87 تک محیط ہے۔

فصل سوم: ''مثنوی نامہ'' ہے جہاں مرتب نے ان کی مشہور و معروف ''مثنوی معنوی'' کا تفصیل سے تعارف کرایا ہے۔انھوں نے بیان کیا ہے کہ کس طرح مثنوی کی تصنیف کا آغاز ہوا اور زندگی کے آخری بارہ سال وہ اس کی تصنیف میں مصروف رہے۔اس کے صرف ابتدائی اٹھارہ (18) اشعار مولانا کے اپنے ہاتھ سے ہیں۔باقی 25 ہزار سے زیادہ اشعار مولانا نے اپنے شاگرد اور ساتھی حسام الدین کو املا کرائے تھے۔ اصل مثنوی چھ جلدوں میں ہے اور ہر جلد میں چار ہزار سے زیادہ اشعار ہیں۔مولانا اپنی ساری زندگی اس کی تصنیف میں مصروف رہے لیکن پھر بھی یہ مثنوی نامکمل ہے۔مرتب کے نزدیک یہ انسانی زندگی اور روحانی سفر کا استعارہ ہے۔

اس حصہ میں مرتب نے مثنوی کی تعریف، اس کی شکل و شباہت، اس کے مندرجات، اس میں شامل حکایات، واقعات، تفصیلات، علوم، ان کے علاوہ زندگی اور تصوف کے اصولوں کو تشبیہات، امثال اور

کہانیوں کے ذریعے بیان کیا ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اہم مسائل کی تشریح کر کے ان کو سمجھانے کا کام کرتی ہیں۔مثنوی اپنی ہیئت میں شاعری ہے لیکن یہ سعدی کی گلستان کی طرح حقائق کو حکایات کے لطیف انداز میں بیان کرتی ہے۔

مرتب نے واضح کیا ہے کہ یہ مثنوی مولانا روم کی زندگی کے بارے میں تفصیلات پر مشتمل ہے۔یہ حصہ صفحہ 88 سے صفحہ 123 تک ہے۔

فصل چہارم: چوتھا حصہ ''نے نامہ'' پر مشتمل ہے۔اصل میں اسے بھی مثنوی کے بیان ہی کا حصہ سمجھنا چاہیے۔'''' نَے'' یا بانسری مولانا روم کی مثنوی میں ایک بنیادی تصور ہے جو ان کی ساری مثنوی میں اسی طرح پھیلا ہے جیسے جسم میں خون۔مثنوی کا آغاز بھی اسی تشبیہ سے ہوتا ہے۔''نَے'' اصل میں انسانی زندگی کا استعارہ ہے، بانس کے جنگل سے ایک بانس کاٹ کر اس سے ''نَے'' بنائی جاتی ہے جو باقی تمام عرصہ اپنے ہجر کی فریاد کرتی رہتی ہے۔یہ اسی طرح ہے کہ انسان کی روح بھی ''حقیقتِ اولیٰ'' یا ''نورِ ازل'' (دوسرے الفاظ میں اللہ تعالےٰ کا وجودِ مطلق) کا حصہ ہے اور وہ دنیا میں آ کر تمام عمر اپنی جدائی کے غم میں نوحہ کناں رہتی ہے۔اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے اصل سے مل جائے یعنی اس کو''حقیقتِ اولےٰ'' کا عرفان حاصل ہو جائے۔حصہ چہارم صفحہ 126 سے 215 کو محیط ہے۔مرتب نے مولانا روم کے اشعار درج کیے ہیں اور ان کو اردو شعروں میں ترجمہ کیا ہے، یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ترجمہ ان کا اپنا ہے یا کسی اور کا۔اس کے علاوہ اپنے تاثرات بھی بیان کیے ہیں اور اکثر جگہوں پر دوسرے شعرا کے اشعار مثلاً بلھے شاہ، وارث شاہ اور اقبال کے اشعار بھی درج کیے ہیں۔کئی جگہوں پر "Reflections" (افکار) کے عنوان سے بھی ایک دو اشعار درج کر کے ان پر تاثرات درج کیے ہیں۔یہ حصہ صفحہ 126 سے 216 تک ہے۔

Epilogue: اس کے بعد اختتامیہ درج ہے جو انگریزی میں ہے اور اس میں مرتب نے مختصر طور پر اپنے مطالعہ اور بیان کو بیان کر دیا ہے۔

مجموعی جائزہ: یہ ایک نہایت خوب صورت اور دیدہ زیب کتاب ہے جو نہ صرف مولانا روم کی زندگی اور تعلیمات و شاعری کا احاطہ کرتی ہے اور ان کی عظمت کو اجاگر کرتی ہے بلکہ اس سے مرتب کی اس وابستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے جو ان کو مولانا روم اور ان کی تعلیمات سے ہے۔مولانا روم نے تمام انسانوں کو ''روحِ ازل'' کا جزو قرار دیا تھا اور ان میں محبت، ہمدردی اور وحدتِ حقیقت کے ادراک پر زور دیا تھا۔معلوم ہوتا ہے کہ مرتب اس پیغام اور مولانا روم کی شاعری سے بہت متاثر ہے اور ان کے اس پیغام کو دنیا بھر میں

پھیلانا چاہتا ہے۔ اس میں وہ قرآن پاک، اقبال، دیگر صوفیا اور علما کی تعلیمات سے بھی راہنمائی حاصل کر کے ''رومی'' کی عظمت اور ان سے اپنی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کافی ٹیبل بک ہے جو رومی کو مقتدر اور متمول گھرانوں کے ڈرائنگ روم کی مرکزی میز تک لے آئی ہے۔ اس میں املا اور ترتیب کے کچھ تسامحات ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تمام مندرجات فہرست میں درج نہیں ہیں۔

۲۔ تصاویر، پینٹنگز اور ڈرائنگز کتاب کا ایک اہم اور نہایت خوبصورت جزو ہے لیکن ان کی کوئی فہرست اور اشاریہ درج نہیں ہے۔

۳۔ مثنوی معنوی کے اشعار کا اردو ترجمہ کئی جگہوں پر کمزور رہا ہے اور وہ مثنوی کے مرتبے تک نہیں پہنچتا۔

۴۔ مرتب نے اپنی پسند کے اشعار ہی چنے ہیں لیکن اس نے معیارِ انتخاب کا ذکر نہیں کیا۔

۵۔ ٹائٹل اور دیباچہ میں مرتب نے ذکر کیا ہے کہ یہ مولانا روی اور ان کی مثنوی معنوی کا تعارف ہے لیکن انھوں نے پورا ایک باب دیوانِ شمس تبریز اور رباعیات کی تشریح و تعبیر میں صرف کیا ہے جو کہ مستحسن ہے لیکن بیان کردہ دائرے سے باہر ہے۔

تاہم کتاب کی خوبصورتی اور مرتب کی لگن اور محبت کے سامنے ان تسامحات کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی اور کتاب کی خوبصورتی قاری کی توجہ کو اپنی جانب مبذول کیے رکھتی ہے اور یہی اس کتاب کے مصنف اور متذکرہ کافی ٹیبل بک کا مقصد ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر عزیز علی انجم، بشنو، راولپنڈی: نیشنل یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز، سن ندارد

۲۔ ایضاً، ص ۳، ۱۳

۳۔ مصنف کا خط، ہمراہ نسخہ کتاب، تاریخ ندارد

۴۔ بشنو، ص ۲۱۷۔۲۱۹

۵۔ ایضاً، ص ۲۹